ملا کر تیار کرنے اور مشترکہ دعوت کرنے میں بھی کوئی قباحت و کراہت نہیں اور جب یہ دعوت درست ہے تو اس میں اغنیار کا شریک ہونا جائز ہے اور اس کا رد کرنا اجابت داعی کے خلاف ہے۔ ایسی مشترکہ دعوت کی نظیر خیر القرون میں مجھے نہیں ملی لیکن ایصال ثواب کی عام احادیث اور آیت مذکورہ بالا کی رو سے یہ دعوت جائز ہے بالخصوص جبکہ منع و کراہت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

(۲) اگر اس گھر کا پابند جماعت نمازی شخص گھر کے بے نمازیوں اور تارک جماعت افراد کو تبلیغ و تنبیہ زجر و توبیخ کرتا رہتا ہے لیکن یہ افراد باوجود تنبیہ کے نماز اور جماعت کی پابندی نہیں اختیار کرتے اور دعوت دینے والا گھر کا پابند جماعت نمازی شخص ہے تو ایسے گھر میں دعوت کھانے کے لئے جانا جائز ہے اور نہ جانے میں حدیث مذکور کے خلاف ہو گا۔ اور اگر یہ پابند جماعت نمازی شخص ان افراد کو پند و نصیحت زجر و توبیخ ممکن تادیب و تنبیہ نہیں کرتا تو یہ مداہن اور تارک امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے ایسی حالت میں ایسے گھر میں دعوت کھانے جانا مکروہ و قبیح ہے پس نہ جانے میں حدیث مذکور کے خلاف نہیں ہوگا۔

(۳) ڈاڑھی کتروا کر باریک کرا دینے والے کو امام بنانا جائز نہیں احادیث صحیحہ قولیہ سے ثابت یہ ہے کہ ڈاڑھی کو بڑھنے اور زیادہ ہونے دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی اسی پر تھا۔ پس اس واجب کے تارک اور مرتکب معصیت کو قصداً امام نہیں بنانا چاہیے۔ اور جس شخص کی ڈاڑھی ایک مشت سے زیادہ ہو اور اتنی کتروائے کہ کترنے کے بعد بھی ایک مشت رہ جائے اگرچہ اتنا کتروانا بھی ظاہر احادیث صحیحہ قولیہ کے خلاف ہے لیکن ایسے شخص کو امام بنانا جائز ہے۔ ڈاڑھی اتنی کتروانی کہ ایک مشت رہ جائے بعض صحابہ سے ثابت ہے۔ روی ابوداؤد والنسائی من طریق مروان بن سالم رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع مازاد علی الکف واخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن سعد ومحمد بن الحسن وروی ابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ نحوہ والجمع بین فعلہما واحادیثہما فی اعفاء اللحیۃ وتکثیرھا وتوفیرھا ان یحمل النہی علی الاستیصال او ما قاربہ بخلاف الاخذ المذکور ولا سیما ان الذی فعل ذلک ھو الذی رواہ او یقال انما کان یحمل الامر بالاعفاء علی غیر الحالۃ التی تتشوہ فیہا الصورۃ بافراط طول شعر اللحیۃ او عرضہ۔

(۴) اتفاقیہ طور پر شب برات میں مجلس وعظ منعقد کر لی جائے تو مضائقہ نہیں لیکن اس شب میں مجلس وعظ منعقد کرنے کی پابندی اور اس کا التزام ٹھیک نہیں اس التزام اور پابندی سے اجتناب میرے نزدیک ارجح اور احوط ہے اولاً تو اس کی نظیر خیر القرون میں بالکل نہیں ملتی ثانیاً مجوزین التزام کی بیان کردہ مصلحت (مروجہ خرافات کی تردید) ایک موہوم امر ہے۔ دیوبندی ان خرافات و بدعات میں مبتلا و ملوث ہوتے نہیں کہ ان کو ان امور کا بدعی ہونا بتایا جائے رہ گئے بدعتی تو وہ اہل حدیثوں کے ایسے جلسوں میں شریک کب ہوتے ہیں بالفرض شریک بھی ہوں تو چونکہ یہ مجلس